سلسلة الكتاب والحكمة
4

قربانی کیسے کریں؟

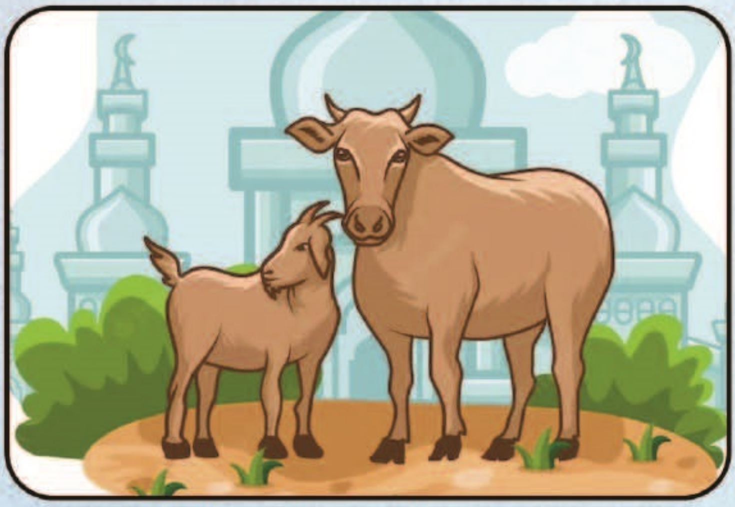

www.KitaboSunnat.com

تالیف
حافظ فیض اللہ ناصر

الحکمة انٹرنیشنل
AL-HIKMAH INTERNATIONAL
زندگی شعور سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کی اصل رُوح

اسلامی تعلیمات میں قربانی کی بلاشبہ بڑی اہمیت ہے۔قربانی کا عمل ایک ایسے عظیم تاریخی واقعہ کی طرف ہماری توجہ مبذول کرتا ہے جو اسلام کی رُوح اور جوہر کا بہترین آئینہ دار ہے۔ یہ عمل جدالانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی کمالِ اتباع کی یاد تازہ کرتا ہے کہ اس برگزیدہ ہستی نے خدائے بزرگ و برتر کے حکم کے آگے اس قدر سرِتسلیم خم کر دیا کہ اپنے نورِ نظر اور لختِ جگر کو قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے اور دوسری طرف عظیم فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے بھی بے مثل اطاعت بجا لاتے ہوئے محبت الٰہی کے تقاضے ایسے نبھائے کہ چشم فلک نے ایسا منظر کبھی نہ دیکھا تھا۔ ان کی یہ سنت ہر سال ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ اگر یہ نفوسِ قدسیہ اللہ کے حکم پر اپنی سب سے پیاری متاع کو قربان کرنے اور خود قربان ہونے کے لیے تیار ہو سکتے ہیں تو پھر ہم میں اس قدر بھی اللہ سے وفا نہیں کہ اس کی رضا کی خاطر اپنی خواہشات کو ہی قربان کر دیں؟!

قربانی کا عمل صرف جانور ذبح کرنے یا گوشت کھانے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت بڑا سبق رکھا ہے کہ مسلمان کے اموال و اعمال تو کجا؛ اس کی جان بھی اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ وہی اس کی حیات و ممات کا مالک و مختار ہے۔ اگر وہ اس کی جان پر قبضہ و قدرت رکھتا ہے تو اس کے اعمال و افعال کو اپنے حکم کے مطابق چلانے کا بالا ولیٰ مالک و مختار ہے۔

قربانی میں یہی درسِ نصیحت ہے کہ مسلمان کا سب کچھ اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالق کے لیے ہونا چاہیے۔ اس کی ہر ادا اور ہر عمل صرف رضائے الٰہی کی خاطر ہو۔ اس کی ہر خواہش اور ہر مرضی پر رب تعالیٰ کی خوشنودی مقدم ہونی چاہیے۔ اگر اس کی خواہشات احکامِ خداوندی کے تابع ہیں تو سمجھ لیں کہ وہ دنیا و آخرت کی کامیابیاں پا گیا، اور اگر وہ اپنے نفس کا غلام ہے تو کامل مسلمان ہونا تو درکنار؛ وہ اپنے پروردگار کا 'بندہ' ہونے کا بھی حق ادا نہیں کرتا۔

یہ حق تبھی ادا ہوتا ہے جب مسلمان اپنی زندگی کو اس سانچے میں ڈھال لے کہ جہاں بھی اسے اپنی مرضی اور خواہش اللہ و رسول کے حکم سے سرتابی کرنے پر اُکسائے وہیں وہ اپنی خواہش کا گلا گھونٹ دے اور اطاعتِ الٰہی و اتباعِ نبوی کو ترجیح دے کر عنداللہ سرخرو ہو جائے۔ یہی ہے تقاضائے عبدیت اور یہی ہے قربانی کی اصل رُوح۔

قربانی سنت مؤکدہ ہے

جس شخص کے پاس مالی استطاعت ہو اسے ضرور قربانی کرنی چاہیے، کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا))

"جو استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔" [سنن ابن ماجه:3123]

اس حدیث کی روشنی میں اہل علم نے صاحبِ استطاعت کے لیے قربانی کرنا سنتِ مؤکدہ قرار دیا ہے۔

[فتاوى اللجنة الدائمة: 9/413]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کرنے والا بال اور ناخن نہ کاٹے

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ))

”جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن مت کاٹے۔“

[صحیح مسلم: (41) 1977]

لیکن اگر کوئی شخص اس حدیث مبارکہ کا علم ہونے کے باوجود بھی اپنے بال یا ناخن کاٹ لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، البتہ اس پر کوئی فدیہ وغیرہ لازم نہیں آتا، خواہ اس نے جان بوجھ کر ہی کاٹے ہوں۔[فتاوٰی اسلامیة ، دار السلام: 2/ 419]

یاد رہے کہ یہ حکم صرف اسی شخص کے لیے ہے جس کے مال سے قربانی کا جانور خریدا گیا ہو، یعنی گھر کے سرپرست کا قربانی کرنا باقی افرادِ خانہ کی طرف سے کفایت کر جائے گا۔

نیز جس شخص کے پاس قربانی کی استطاعت نہ ہو اور وہ ذوالحجہ کا چاند نکلنے سے لے کر نمازِ عید ادا کر لینے تک نہ تو اپنا کوئی بال کاٹے اور نہ ہی ناخن تراشے، تو اسے قربانی کا اجر وثواب ملتا ہے۔

[مسند أحمد:6575، صحیح ابن حبان:5914]

نمود و نمائش سے اجتناب کیجیے

ہر عمل کی اساس اور قبولیت کی شرط صرف یہ ہے کہ اس کی بنیاد اخلاص اور تقویٰ پر ہو۔قربانی کا مقصد فقط رضائے الٰہی کا حصول ہونا چاہیے، نہ کہ دِکھلاوے اور شہرت کی غرض سے دوسروں سے بڑھ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چڑھ کر قیمتی جانور قربان کیا جائے۔

یوں تو ہر نیک عمل کی قبولیت کے لیے خلوصِ نیت بنیادی شرط ہے لیکن قربانی کے سلسلے میں نیت کو خالص رکھنے کا خاص طور پر ذکر ہوا ہے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ [الحج:37]

''اللہ تعالیٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون ہرگز نہیں پہنچتا، بلکہ اسے تو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔''

چنانچہ اگر قربانی کرنے والے کے دِل میں تقویٰ ہی نہ ہو تو اس کی قربانی صرف گوشت اور خون کے سوا کچھ نہیں رہ جائے گی، جس کی اللہ کے ہاں کوئی حیثیت نہیں۔ اس سلسلے میں رسولِ مکرم ﷺ کا واضح ارشادِ گرامی ہے: ''یقیناً اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس کے ذریعے فقط اللہ تعالیٰ کی رضامندی مطلوب ہو۔'' [سنن النسائی:3140]

لہٰذا ہر مسلمان کو کسی بھی نیک عمل سے پہلے اس بات کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیے کہ اس کی نیت اور ارادے میں ریاکاری اور نمود و نمائش کی ذرا سی بھی آمیزش نہ ہو بلکہ خالصتاً رب تعالیٰ کی خوشنودی چاہنے کا ہی جذبہ کارفرما ہو۔

نیز یہ بھی یاد رہے کہ خلوص سے عاری عمل کی صرف یہی سزا نہیں ہے کہ وہ شرفِ قبولیت نہیں پاتا بلکہ ایسا عمل کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی لوگوں کے ہاں سے داد و ستائش دے کر آخرت میں جہنم کا ایندھن بھی بنائے گا۔ [صحیح مسلم:1905]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کا جانور حلال مال سے خرید نا ضروری ہے

یہ نہایت ضروری ہے کہ قربانی کا جانور حلال مال سے خریدا گیا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ حرام کھانے والے کی دعا بھی قبول نہیں فرماتا؛ قربانی کی قبولیت تو بہت دُور کی بات ہے۔

جو جانور میسر ہو وہی قربان کردیں

اللہ کے ہاں اعمال کے معیار کی اہمیت ہے؛ مقدار کی نہیں۔اور معیار صرف یہ ہے کہ مسلمان کا عمل خلوص اور تقویٰ کا حامل ہو، خواہ عمل چھوٹا ہی کرلیا جائے مگر خلوص سے خالی نہ ہو۔

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں آدمی ایک ہی بکری اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے کیا کرتا تھا، پھر لوگ باہم فخر و مقابلہ میں آ گئے اور اب صورتِ حال یہ ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔[سنن الترمذی:1505]

یعنی قربانیاں تو مہنگی ہونے لگی ہیں مگر خلوص وتقویٰ سے خالی ہوگئی ہیں جبکہ اللہ کے ہاں معیار اس کے برعکس ہے، وہ تو خلوص سے کی ہوئی صدقے کی ایک مُٹھی کو بھی ایسے اجر سے نوازتا ہے کہ وہ خلوص سے عاری زمین بھر خیرات پر بھاری پڑ جاتی ہے۔

ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں!

❀ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں: ① وہ کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو ② ایسا بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو ③ ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو ④ اور ایسا دُبلا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔ [سنن ابن ماجہ:3144]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔[مسند أحمد:1048]

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو، یا اس کا کان چرا ہوا ہو یا اس میں سوراخ ہو، یا اس کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔[سنن ابن ماجه:3142]

❀ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عیدالاضحیٰ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اگر میرے پاس صرف دودھ دینے والی بکری ہو تو کیا میں اسی کو قربان کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔[سنن أبي داود:2789]

معمولی نقص معاف ہے

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قربانی کے جانور میں معمولی قسم کا نقص ہو تو وہ معاف ہے۔ ایسے جانور کی قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[معالم السنن: 2/ 230]

بڑے جانور کی قربانی میں حصوں کی تعداد

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں گائے کی قربانی میں سات افراد اور اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہوئے تھے۔

[سنن الترمذي:1501، سنن ابن ماجه:3131]

دوندا جانور ہی افضل ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے لیے صرف دو دانتا (دوندا) جانور ہی ذبح کرو، لیکن اگر وہ تمہیں ملنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُشوار ہو جائے تو پھر ایک سال کا دُنبہ یا مینڈھا ذبح کر دو۔

[صحيح مسلم:1963]

جمہور علماء کے نزدیک افضل عمل یہی ہے کہ دو ندے جانور کی قربانی کی جائے۔[شرح مسلم للنووی:13/117]

خصی جانور کی قربانی جائز ہے

خصی جانور کی قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی تھی۔ [سنن أبي داود:2792]

اور امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خصی جانور کی قربانی کرنے کے جواز پر کسی کا اختلاف نہیں ہے۔[المغني: 9/ 442]

حاملہ جانور کی قربانی جائز ہے

اگر کوئی اونٹنی، گائے، بھیڑ یا بکری حاملہ ہو تو اس کی قربانی کرنا بھی جائز ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! اگر ہم کوئی جانور قربان کرنے کے بعد دیکھیں کہ اس کے پیٹ میں تو بچہ تھا، تو اس کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو اس (بچے) کا گوشت کھا لو، کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنے سے وہ بھی ذبح کے حکم میں ہی شامل ہو جاتا ہے۔[سنن أبي داود:2827]

لیکن اگر پہلے سے ہی اس جانور کے حاملہ ہونے کا علم تو پھر اس کی قربانی کرنے سے احتیاط بہتر ہے۔

نبی ﷺ کی قربانی کا جانور

نبی کریم ﷺ نے سینگوں والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی تھی۔[صحيح البخاري:5554]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص نبی ﷺ کے اس عمل کی اقتدا کرتا ہے اور یہی جانور قربان کرتا ہے تو یقیناً وہ آپ ﷺ اور سنت مبارکہ سے محبت کی بنا پر اجر وثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔

بھینس کی قربانی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں تین مقامات پر قربانی کا تذکرہ فرمایا۔ (سورۃ الحج کی آیت نمبر 28 اور 34 میں اور اسی طرح سورۃ الانعام کی آیات 142 تا 144 میں) ان تینوں مقامات پر قربانی کے جانوروں کے لیے لفظ الأنعام بیان فرمایا ہے۔ اس لفظ کی تفسیر میں امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل عرب کے نزدیک یہ لفظ خاص طور پر اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری پر بولا جاتا ہے۔

[تفسير الطبرى: 9/ 457]

امام شوکانی رحمہ اللہ سورۃ الحج کی آیت نمبر 28 کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری ہے۔

[فتح القدير: 5/115]

اور نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قربانی کے لیے أنعام کی قید اس لیے لگائی ہے کہ ان کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی درست نہیں ہے، خواہ اس کا گوشت کھانا حلال ہی ہو۔" [ترجمان القرآن: 741]

جواز کے قائلین نے اس رُو سے بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے کہ جب اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ بھینس گائے کی جنس سے ہے اور اسی بنا پر زکاۃ کی وصولی میں بھینس کو گائے پر قیاس کیا جاتا ہے، تو پھر قربانی میں اسے گائے کی قبیل میں کیوں شامل نہیں کیا جا سکتا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہر حال اس سلسلے میں اہل علم کا فتویٰ یہ ہے کہ محتاط اور راجح مؤقف یہی ہے کہ جب گائے میسر ہو تو بھینس کی قربانی کرنے سے گریز بہتر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھینس کی قربانی کا صراحتاً کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ اگر گائے مل ہی نہ رہی ہو تو پھر بھینس کی قربانی کی جا سکتی ہے۔

[فتاوٰی علمیه، للشیخ زبیر علیزئی: 2/182]

قربانی کے جانور کی خوب خدمت کرنی چاہیے

سیدنا ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں جب ہم قربانی کے جانور لیتے تو انہیں خوب موٹا تازہ کیا کرتے تھے۔

[صحیح البخاری، قبل الحدیث:5553]

نمازِ عید پڑھنے سے پہلے قربانی کرنا کیسا ہے؟

نمازِ عید پڑھنے سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاةِ فَلْيُعِدْ)).

”جو شخص نمازِ عید سے پہلے قربانی کرلے، اسے چاہیے کہ وہ دوبارہ قربانی کرے۔“

[صحیح البخاری:5561، صحیح مسلم:1962]

میت کی طرف سے قربانی کرنے کی شرعی حیثیت

میت کی طرف سے قربانی کے جواز والی روایت ابوالحسناء راوی کی جہالت کے باعث ضعیف ہے، تاہم میت کی طرف سے صدقے کے جواز کے عمومی دلائل کی رُو سے میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے لیکن یہ قربانی صدقہ ہوگی اور اس کا سارا گوشت غریبوں میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کر دینا چاہیے۔[فتاوٰی علمیه للشیخ زبیر علیزئی: 183/2]

ذبح کرنے سے متعلقہ چند احکام

❀ ذبح کرنے والی چھری خوب تیز دھار ہونی چاہیے، تاکہ وہ جلد سے جلد جانور کو ذبح کر سکے اور اس کو زیادہ دیر تڑپنے سے بچائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ''جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح کرو، چھری کو تیز رکھو اور جانور کو راحت پہنچاؤ۔''

[صحیح مسلم:1955]

❀ جانور کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا شروع کی تو آپ ﷺ سخت نالاں ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم اسے کئی موتیں دینا چاہتے ہو؟ تم نے اسے لٹانے سے پہلے کیوں نہ چھری تیز کر لی؟'' [المستدرك للحاكم:7563]

❀ ذبح کرتے وقت جانور کا رُخ قبلے کی طرف کرنا مسنون عمل ہے۔[سنن أبی داود:2595، سنن ابن ماجه:3121]

❀ ذبح کرتے وقت جانور کے پہلو پر پاؤں رکھنا نبی ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔[صحیح البخاری:5558، صحیح مسلم: 1966]

❀ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون اور مستحب عمل ہے۔[صحیح البخاری:5565]

❀ عورت بھی قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی قربانیاں خود ذبح کریں۔

[صحیح البخاری، قبل الحدیث:5559]

❀ اونٹ کے علاوہ باقی جانوروں کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ اونٹ کو کھڑا کرلیا جائے اور اس کی آگے والی بائیں ٹانگ باندھ دی جائے، پھر نحر کرنے والا اس کی گردن اور سینے کے درمیان گڑھے میں نیزہ مارے۔ یہ نحر کا مسنون طریقہ ہے۔ [المغنی: 7/ 181]

❀ ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا چاہیے۔

قربانی کے ایام

تین دِن تک، یعنی دس، گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو قربانی کی جاسکتی ہے، البتہ افضل پہلا دن ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قربانی والے دن کے بعد دو دن اور قربانی کی جاسکتی ہے لیکن افضل پہلے دن قربانی کرنا ہے۔ [أحکام القرآن للطحاوی: 2/205]

قربانی کے گوشت سے متعلقہ احکام

❀ عیدالاضحیٰ کے روز نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے کچھ نہیں کھانا چاہیے اور سنت مبارکہ یہ ہے کہ عید کی ادائیگی کے بعد آکر بھی قربانی کا گوشت ہی کھانا چاہیے۔

❀ قربانی کا گوشت امیروں اور غریبوں؛ سب میں تقسیم کرنا جائز ہے، لیکن اگر غریب گھرانوں میں قربانی کا انتظام نہ ہو تو پھر ان کو خاص طور پر گوشت بھیجنا چاہیے۔

❀ بہتر عمل یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرلیے جائیں: ایک اپنے لیے، دوسرا دوست واحباب کے لیے اور تیسرا حصہ غرباء و مساکین کے لیے۔ [فتاوٰی اسلامیة، دارالسلام: ۲/ ٤٢٤]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ قربانی کا گوشت تالیفِ قلب (اسلام کی طرف مائل کرنے) کے لیے کسی غیر مسلم کو دینا بھی جائز ہے۔

❀ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔قربانی کے گوشت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔[صحیح البخاری: 5569۔صحیح مسلم: 1971]

البتہ سارا ہی ذخیرہ کر لینا اور بالکل تقسیم نہ کرنا اسلامی جذبۂ ایثار وقربانی کے منافی ہے۔

قربانی کی کھالوں کا مصرف

❀ قربانی کی کھال یا اس کی قیمت کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا بالکل جائز نہیں ہے، بلکہ اس سے قربانی کے اجر وثواب کے ضیاع کا اندیشہ ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص اپنی قربانی کی کھال بیچے اُس کی قربانی نہیں ہوتی۔

[المستدرك للحاكم:3468]

❀ قرآنِ کریم میں زکاۃ وصدقات کے یہ آٹھ مصارف بیان فرمائے ہیں،قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ بھی ان کو دی جا سکتی ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِى الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ [التوبة: 60]

"صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہیں، ان کے لیے بھی جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہے، اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے بھی دیے جا سکتے ہیں، نیز یہ قرض داروں کی مدد کرنے کے لیے، راہِ خدا میں اور مسافر نوازی کے لیے دِیے جا سکتے ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

الحکمۃ انٹرنیشنل

شعبہ جات

شعبۂ ایجوکیشن

تحقیق و تالیف

دعوت و تبلیغ

خدمتِ خلق

میڈیا اینڈ ورکشاپس

دار القضاء والإفتاء

الحکمۃ انٹرنیشنل

AL-HIKMAH INTERNATIONAL

زندگی شعور سے

E - 785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک لاہور

0301-5989211 / 0301-4843312

Alhikmah International | alhikmahinternational.org | +92 301 4843 312